ساغراقبالی

آخری صفحہ

☆ خاندانِ مغلیہ کے آخری تاجدار بہادرشاہ ظفر کو جب تختِ شاہی سے اتار کر لے جانے لگے تو وہ در و دیوار کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے جاتے تھے۔ محل سے نکلتے وقت آپ کی زبان سے بے ساختہ یہ شعر نکلا۔ ؎

بلبل نے آشیانہ چمن سے اٹھا لیا
اس کی بلا سے بوم رہے یا ہما رہے

☆ مجید لاہوری ایک عظیم شاعر اور دلچسپ انسان تھے۔ ایک بار وہ مشاعرے میں بیٹھے پھبتی کس رہے تھے کہ ایک کہنہ مشق بزرگ شاعر کی باری آ گئی۔ مشاعرے میں ''بات کیا کیا' رات کیا کیا'' کی زمین میں اشعار پڑھے جا رہے تھے۔ بزرگ شاعر نے پہلا مصرع پڑھا:

یہ دل ہے، یہ جگر ہے، یہ کلیجہ ہے

مجید لاہوری نے شعر اس طرح مکمل کیا:

قصائی دے گیا ہے سوغات کیا کیا

☆ مجید لاہوری بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں چینی کی قلت تھی۔ میں کراچی میں زیرِ علاج تھا۔ انہی دنوں مجھے شوگر بھی آتی تھی۔ اس دوران' اتفاق سے حاجی لق لق کراچی وارد ہوئے۔ جب وہ لاہور واپس گئے تو انہوں نے ''زمیندار'' کے فکاہیہ کالم میں لکھا۔ ؎

بخت ور ہے مجیدؔ لاہوری
جس کو گھر بیٹھے شوگر آتی ہے

☆ آغا شورش کاشمیری' جنابِ احسان دانش کے شاگرد تھے۔ آخر عمر تک ''دانش گاہ'' انارکلی میں حاضری دیتے رہے۔ آغا صاحب' سلام کر کے بڑے ادب کے ساتھ نیچے دری پر بیٹھ جاتے۔ استاد کے سامنے سر اونچا نہ کرتے۔ جنابِ احسان دانش کہتے ''آغا صاحب! سر تو اونچا کیجیے!'' آغا صاحب اسی حالت میں سر جھکائے ہوئے کہتے۔ ''استاد! آپ کی دعا سے اونچا ہے......!'' تازہ نظم استاد کی خدمت میں پیش کرتے۔ استاد کہتے: ''آغا صاحب! اب تو آپ خود استاد ہیں' آپ کو اصلاح کی ضرورت ہے؟'' آغا صاحب کہتے: ''استاد! تبرکاً دیکھ لیجیے! میری تشفی ہو جائے گی۔''

(روایت سید یونس الحسنی)